اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیاں بینی دوا بینی شفا بینی لاغرض دار الاماں بینی

نمبر ۱ | دار الامان قادیان ۲۴ جون سنہ ۱۹[illegible]ء | جلد ۱

ایڈیٹر کے قابل غور جملے

خلت اور دوستی یہ ہے

عام طور پر یہ امر مشاہدہ میں آیا ہے کہ جب پانی دودھ میں آملتا ہے تو دودھ اپنے اوصاف اور رنگ و روپ میں اسکو اپنا شریک بنا لیتا ہے پانی اس فیاضی کے معاوضہ میں یہ کرتا ہے کہ جب آگ دودھ کو جلانے لگتی ہے تو یہ پہلے جلنا منظور کرتا ہے دودھ اسکو جلتے اور جوش کھاتے ہوئے دیکھکر خود بھی جوش کھانے لگتا ہے۔ اور آگ پر گر کر اُس کی سوزش سے پانی کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے اگر پھر پانی ملا دیا جاوے تو دودھ میں سکون ہو جاتا ہے۔ اس نظارہ کو دیکھکر ہم ایثار کا سبق سیکھتے ہیں جب تک دوسروں کے آرام اور راحت کے لیے ہم اپنی آسایش کو قربان نکریں دوسرے کو نفع نہیں پہونچا سکتے یہی وہ سر ہے جو کل دنیا کے بہترین روحانی معلم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس پاک قول میں مرکوز ہے کہ کوئی مومن نہیں ہوتا جبتک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے چاہتا ہے پس کون ہے جو اپنے لئے برائی چاہتا ہے؟ کوئی نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ دوسروں کو فائدہ پہونچانے میں سستی کی جاوے؟

خیر الناس من ینفع الناس

خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ملفوظات میں یہ روح دل پر کندہ کرنے والا جملہ بھی درج ہے یعنی لوگوں میں سے بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہونچائے۔ اس پاک جملہ کے اندر حصول امن سلامتی راحت اطمینان کا اعلیٰ سے اعلیٰ اصول بیان

کر دیا گیا ہے جب کہ انسانی ہستی کی فطرت میں بہترین مخلوق ہونے اور اپنے ابنائے جنس میں ایک امتیاز حاصل کرنے کا مادہ ودیعت رکھا گیا ہے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس امتیاز اور اعزاز کے حاصل کرنے کے واسطے تاریک راہیں کیوں اختیار کی جاتی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اوباشوں اور عیاشوں میں گوئے سبقت لے جانے کے واسطے کوشش کی جاتی ہیں۔ بیہودہ اور بیفائدہ طور پر نمایشی عزت کے لئے سعی کی جاتی ہے مگر نہیں تو کار خیر میں نہیں مقابلو اور مجاہدوں کی دوڑ کا میدان اپنی ذاتی اغراض کے حلقہ میں محدود کیا گیا ہے۔ حقیقت میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک قول پر نگاہ کی جاوے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ کسقدر خوبیوں اور محامد کا مجموعہ وہ دل تھا جس سے یہ بہشتی زندگی کا اصول نکلتا ہے۔ ہر ایک آدمی جبکہ امتیاز اور عزت کا فطرتاً خواہشمند ہے پھر اگر ہر ایک بجائے خود اپنی قدر اور حیثیت کے موافق دوسروں کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کرے تو کیا دنیا میں راحت امن اور اطمینان پیدا نہ ہو بے شک یہ دار الامن جنت الخلد کا نمونہ ہو جاوے آئے دن کے جھگڑے اور لڑائیاں عدالتوں کی کشمکش سے نجات ملے مگر آہ! کوئی سوچنے والا ہو۔ غیر قوموں نے اگر اپنی غفلت اور کم فہمی سے اس مذہبی اصول سے فائدہ نہیں اٹھایا تو مسلمانو! تم پر افسوس کہ تم نے بھی باوجودیکہ نبی خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیرو کہلاتے ہو ان اصولوں کو چھوڑ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ تم میں ہمدردی خلق اور اخوت نہیں رہی اور تمہارا شیرازہ اکھڑ گیا۔ ہوا بگڑ گئی نتیجہ یہ ہوا کہ نکبت اور ذلت کے گڑھے میں جا گرے سوچو! اور غور کرو۔

درازی عمر کا راز نفع رسانی ہے

کون آدمی ہے جو درازی عمر کا خواہشمند نہیں کوئی کایا کلپ کرنے والے سیناسیوں کی تلاش میں سرگرداں ہے کوئی کسی تجویز میں سر بگریبان ہے مگر ان سب کی مثال وہی ہے ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں درازی عمر کا سہل الحصول اور آسان ترین نسخہ موجود ہے ہاں اسکو استعمال کرنے والا انسان چاہیئے۔ وہ نسخہ کیا ہے؟ نفع رسانی مخلوق جیسے ہم نے اوپر کے نوٹ میں بتلایا ہے کہ دنیا کی تمام عزتیں تمام بھلائیاں دوسروں کی نفع رسانی کی تہ میں ہیں اسی طرح پر دیکھو! یاد رکھو خدائے علیم کا وعدہ ہے کہ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض جو لوگوں کو نفع پہونچاتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ پس دوسروں پر رحم کرو کہ اللہ تعالے تم پر رحم کرے گا۔ دوسروں کا غم کھاؤ کہ تمہیں کوئی غم نہ پہونچے

یہ ہے اسلام کی تعلیم!!! اس پر بھی بعض کوتاہ اندیش کہتے ہیں کہ اسلام میں ہمدردی اور محبت نہیں ہم کہتے ہیں کہ کیا کوئی دوسرا مذہب اس کی نظیر لا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں اسلام کی بنیاد ہی دو اصول پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ

گورنمنٹ سوچے تو فائدہ کی بات ہے

کہا جاتا ہے کہ مذہبی مباحثے اور مناظرے اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرتے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ ان سے مختلف فرقوں کے درمیان مخالفتوں کا میدان وسیع ہوتا جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ بات بطور قاعدہ کلیہ کے صحیح نہیں ہے بلکہ یوں درست ہو سکتی ہے کہ مذہبی مباحثوں کا وہ طرز جو بعض قوموں نے اختیار کر رکھا ہے منافرت کو پیدا کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اپنے مذہب کے حقائق اور معارف کو تو پیش نہ کیا جاوے اور نہ اپنے مذہبی اصولوں کی حقانیت پر علمی اور عقلی دلائل دیے جائیں بلکہ الٹے دوسرے مذاہب کے مقتدا پیشواؤں کو گالیاں دی جاویں۔ یہ مذموم طریق ہندوستان میں پہلے پہل پادریوں سے آیا جنھوں نے اسلام

اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بیہودہ اور بے معنی الزام لگائے۔ انکی اس فیاضی سے آریوں نے بھی حصہ لیا۔ اور پھر مرتا کیا نہ کرتا مسلمانوں کو بھی کلوخ انداز را پاداش سنگ ست پر عمل کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ مگر وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے جو ان کو مالی ملکی علمی ہر صیغہ میں بدقسمتی سے لاحق ہورہی ہے ان دونوں قوموں کی گالیوں کا جواب گالیوں سے نہ دے سکے۔ اور نہیں دے سکتے اس لئے ہمارے خیال میں گورنمنٹ عالیہ کے لئے یہ سوال بیشک غور طلب ہے کہ یا تو ایک خاص عرصہ تک یعنی کم از کم دس سال تک مذہبی مباحثوں کو بالکل بند کردے۔ اور عام حکم دیدے کہ کوئی اہل مذہب دوسرے مذہب والے پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے بلکہ اپنے مذہب کی خوبیاں اور حقائق ہی پیش کرے اور یا یہ کرے کہ ہندوستان کے مشہور و معروف مذہب کے مقتدا اور سربرآوردہ پیشوایان مذہب کی ایک کانفرنس اپنی نگرانی میں کرے تاکہ ہمیشہ کے لئے ایک فیصلہ ہو جاوے اس میں ہرایک مذہب والا اپنے مذہب کی تائید میں علمی دلائل اور عملی نشانات جو اس کو اس پر عمل کرنے کے بعد خدا تعالے کی طرف سے ملے ہیں دکھاوے اور اس کے بعد جو مذہب غالب آوے اُس کی اشاعت اور پرچار کا سلسلہ جاری رکھکر باقیوں کو حکماً بند کردیا جاوے۔ اگر گورنمنٹ اس قسم کی کانفرنس کرکے تمام ادیان مذاہب کو مدعو کرے اور جو اس کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کرے اُس کا انکار اس بات کی دلیل قرار دیا جاوے کہ وہ ملک میں امن اور آسایش کا خواہشمند نہیں ہے تو یہ تجویز بظاہر کیسی مشکل بنا کر دکھائی جاوے لیکن حقیقت میں بہت ہی راحت رساں اور امن بخش ہے

مکتوب حضرت امام الزمان

سلمہ الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ اللہ بعد سلام مسنون۔ آنمخدوم کا دوبارہ عنایت نامہ پہونچا اس عاجز کو اگرچہ بباعث علالت طبع طاقت تحریر جواب نہیں۔ لیکن آنمخدوم کی تاکید دوبارہ کی وجہ سے کچھ بطور اجمال عرض کیا جاتا ہے۔

۱۔ یہ عاجز شریعت اور طریقت دونوں میں مجدد ہے۔

۲۔ تجدید کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کم یا زیادہ کیا جاوے اس کا نام تو نسخ ہے بلکہ تجدید کے یہ معنی ہیں کہ جو عقائد حقہ میں فتور آگیا ہے اور طرح طرح کے زوائد اُن کے ساتھ لگ گئے ہیں یا جو اعمال صالحہ کے ادا کرنے میں سستی وقوع میں آگئی ہے یا جو وصول اور سلوک الی اللہ کے طرق اور قواعد محفوظ نہیں رہے اُن کو مجدداً تاکیداً بالاصل بیان کیا جائے وقال اللہ تعالے۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا۔ یعنی عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب دل مرجاتے ہیں اور محبت اللہ دلوں سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اور ذوق اور شوق اور حضور اور خشوع نمازوں میں نہیں رہتا اور اکثر لوگ رو بدنیا ہو جاتے ہیں اور علماء میں نفسانیت اور فقرا میں عجب اور پست ہمتی اور انواع و اقسام کی بدعات پیدا ہوجاتی ہیں تو ایسے زمانہ میں خدا تعالے صاحب قوت قدسیہ پیدا کرتا ہے اور وہ حجۃ اللہ ہوتا ہے اور بہتوں کے دلوں کو خدا کی طرف کھینچتا ہے اور بہتوں پر اتمام حجت کرتا ہے یہ وسوسہ بالکل نکما ہے کہ قرآن شریف و احادیث موجود ہیں پھر مجدد کی کیا ضرورت ہے یہ انھیں لوگوں کے خیالات ہیں جنھوں نے کبھی غور اری سے اپنے ایمان کی طرف نظر نہیں کی اپنی حالت اسلامیہ کو نہیں جانچا اپنے یقین کا اندازہ معلوم نہیں کیا بلکہ اتفاقاً مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے اور پھر رسم اور عادت کے طور پر لا الٰہ الا اللہ کہتے رہے۔ حقیقی یقین اور

ایمان بجز صحبت صادقین میسر نہیں آتا۔ قرآن شریف تو اُس وقت بھی ہوگا جب قیامت آئے گی مگر وہ صدیق لوگ نہیں ہوں گے کہ جو قرآن شریف کو سمجھتے تھے اور اپنی قوت قدسی سے مستعدین پر اس کا اثر ڈالتے تھے و لا یمسه الا المطهرون پس قیامت کے وجود کا مانع صرف صدیقوں کا وجود ہے۔ قرآن شریف خدا کی روحانی کتاب ہے اور صدیقوں کا وجود خدا کی ایک مجسم کتاب ہے۔ جب تک یہ دونوں نمایاں انوار ایمانی ظاہر نہیں ہوتے تب تک انسان خدا تک نہیں پہونچتا فتدبروا و تفکروا۔

۳۔ اس کا جواب - جواب دوم میں آگیا ہے۔

۴۔ اول قرآن شریف مجدد کی ضرورت بتلاتا ہے جیسے ابھی بیان کیا ہے قال اللہ تعالی۔ اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتها - وقال اللہ تعالی - نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون اور ایسا ہی حدیث نبوی بھی مجدد کی ضرورت بتلاتی ہے۔ عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم - ان اللہ یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لها دینها رواہ ابو داؤد اور اجماع سنت و جماعت بھی اسپر ہے۔ کیونکہ کوئی ایسا مومن نہیں کہ جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگرداں ہو سکتا ہے

اور قیاس بھی اسی کو چاہتا ہے کیونکہ جس حالت میں خدا تعالیٰ شریعت موسوی کی تجدید ہزارہا نبیوں کے ذریعہ سے کرتا رہا ہے اور گو وہ صاحب کتاب نہ تھے مگر مجدد شریعت موسوی تھے۔ اور یہ امت خیر الامم ہے قال اللہ تعالے۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس امت کو خدا تعالے بالکل گوشہ خاطر سے فراموش کردے۔ اور باوجود صدہا خرابیوں کے کہ جو مسلمانوں کی حالت پر غالب ہوگئی ہیں۔ اور اسلام پر بیرونی حملے ہو رہے ہیں نظر اٹھاکر نہ دیکھے جو کچھ آج کل اسلام کی حالت خفیف ہو رہی ہے کسی عاقل پر مخفی نہیں یعنی تعلیم یافتہ عقائد حقہ سے دست بردار ہوتے جاتے ہیں پرانے مسلمانوں میں صرف یہودیوں کی طرح ظاہر پرستی یا قبر پرستی رہ گئی ہے ٹھیک ٹھیک روبخدا کتنے ہیں کہاں ہیں اور کدھر ہیں۔ ہر ایک صدی میں کوئی نامی مجدد پیدا ہونا ضروری نہیں نامی گرامی مجدد صرف اسی صدی کے لئے پیدا ہوتا ہے کہ جس میں سخت ضلالت پھیلتی ہے۔ جیسے آج کل ہے۔

۵۔ پانچواں سوال میں آپ کا سمجھا نہیں۔ مجھ سے اچھی طرح پڑھا نہیں گیا۔

۶۔ حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں آپ ہی فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے بعد آنیوالے ہیں جنپر حضرت احدیت کی خاص خاص عنایات

ہیں میں اُن سے افضل نہیں ہوں اور نہ وہ میرے پیرو ہیں۔ سو یہ عاجز بیان کرتا ہے نہ فخر کے طریق پر بلکہ واقعی طور پر شکراً لنعمة اللہ کہ اس عاجز کو خدا تعالی نے اُن بہتوں پر افضلیت بخشی ہے کہ جو حضرت مجدد صاحب سے بھی بہتر ہیں اور مراتب اولیا سے بڑھکر نبیوں سے مشابہت دی ہے سو یہ عاجز مجدد صاحب کا پیرو نہیں ہے۔ بلکہ براہ راست اپنے نبی کریم کا پیرو ہے۔ اور جیسا سمجھایا گیا ہے بدلی یقین سمجھتا ہے کہ ان سے اور ایسا ہی اُن بہتوں سے کہ جو گذر چکے ہیں افضل ہے وذلك فضل اللہ یوتیه من یشاء۔

۷۔ خدا تعالے کے کلام میں مجھ سے یہ محاورہ نہیں ہے مجھکو حضرت خداوند کریم محض اپنے فضل سے صدیق کے لفظ سے یاد کرتا ہے اور نیز دوسرے ایسے لفظوں سے جن کے سُننے کی آپ کو برداشت نہیں ہوگی۔ اور حضرت خداوند کریم نے مجھکو اس خطاب سے معزز فرماکر انی فضلتك علی العلمین۔ قل ارسلت الیکم جمیعا۔ یہ بات بخوبی کھولدی ہے کہ اس ناکارہ کو تمام عالمین یعنی تمام زمین کے باشندوں پر فضیلت بخشی گئی ہے۔ پس سوال ہفتم کے جواب میں اسی قدر کافی ہے۔

۸۔ اس ناکارہ کے والد مرحوم کا نام غلام مرتضیٰ تھا وہی ہیں جو حکیم حاذق تھے اور دنیوی وضع پر اس ملک کے گرد و نواح

[illegible] والسلام [illegible] ۳۰ [illegible]

عام معاملات پر ہمارے ریمارکس

پادری خبردار ہوں

لارڈ سالسبری نے بڑی بھاری سپیچ انجیلی انجمن میں دی ہے اور اُس میں پادریوں کو تنبیہ کی ہے کہ تم لوگ ذرا سنبھل کر مشرقی ممالک میں منادی کیا کرو۔ یہ مانا کہ تمہیں اپنی جانوں کی پروا نہیں لیکن تمہارے اہل ملک کا جو خون ہوتا ہے اُس کا تمہیں ضرور خیال کرنا چاہیئے۔ لارڈ سالسبری صاحب کی یہ رائے نہایت عمدہ اور آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ پادریوں کا طریق اشاعت مذہب ایسا ہو گیا ہے جو رعایا کے دلوں میں سخت بدظنی اور بددلی پھیلانے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اگر پادریوں کی انجیلی منادی انجیل ہی تک محدود تھی تو کوئی اندیشہ کی بات نہ تھی مگر ان مسیح کے بندوں نے دوسرے مذاہب کے بزرگوں پر قابل نفرت نکتہ چینی کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ لیا ہے جس سے ان لوگوں کے دلوں میں سخت کد پیدا ہو کر بعض اوقات کسی فساد کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ جنگ چین کی موجودہ اور آئندہ خطرناک صورت پر غور کرنے کے واسطے اگر ہم چند سال پیچھے چلے جاویں جب سے کہ درحقیقت فساد کی چنگاری امن عامہ کے خرمن میں پڑی تو ہمکو صرف چند پادریوں کا قتل نظر آئے گا جو اپنی ایسی بے اعتدال طرز منادی کا نشانہ ہوئے تھے بہرحال لارڈ سالسبری صاحب کی نصیحت جوان بزرگوں کو کی گئی ہے قابل تعریف اور واجب العمل ہے کیا اچھا ہو اگر حضور ویسرائے صاحب بہادر اس طریق اشاعت مذہب کو عام طور پر روک دیں۔ اور پادریوں کو خصوصاً منع کریں کہ وہ اس طریق سے باز آویں۔ اس زمانہ میں امن و سلامتی کے شہزادہ اور صلح کے فرزند حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے جو تجویز گورنمنٹ عالیہ ہند کے حضور پیش کی ہے۔ لارڈ سالسبری کی رائے اور تجویز پر غور کرتے ہوئے وہ میموریل ضرور قابل لحاظ ہونا چاہیئے۔

فرانس کی شیطنت

جو لوگ اخبارات پڑھنے کے عادی ہیں اُن کو معلوم ہو گا کہ فرانس سے بڑھکر بھی اسلام کا دشمن کوئی ملک کم ہو گا۔ یہ لوگ ہمیشہ تخریب اسلام کی فکر میں رہتے ہیں چنانچہ بالغ خرد ناظرین کو معلوم ہو گا کہ چند سال گذرتے ہیں اسی فرانس نے حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کا تماشہ ملک فرانس میں دکھانا چاہا تھا جس پر اسلامی دنیا میں ایک عالم گیر شور مچ گیا اور آخر بڑی جد و جہد کے بعد مسلمان فرانس کو اس ناپاک تجویز سے روکنے میں کامیاب ہوئے اب اس کی دوندی کھوپڑی میں یہ خیال سمایا ہے کہ (اس کے منہ میں خاک) مدینہ طیبہ سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو اکھاڑ کر فرانس کے میوزیم (عجائب گھر) میں لا رکھیں۔ مسلمانوں کو اس خبر کے سننے سے جسقدر وحشت اور پریشانی ہو سکتی ہے ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔ اگر فرانس اس قسم کا ارادہ کرے گا تو دنیا دیکھ لے گی کہ مسلمان جن میں مذہبی غیرت اور حمیت اس گئے گذرے زمانہ میں بھی کسی حد تک باقی ہے فرانس کی بکا بوٹی اُڑا لیں گے اور اس کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسے خیالات بد کا مزہ کیسا ہوتا ہے اب جنگ چین کی تقریب پر بغاوت کی آگ چین کے ایک صوبہ یانان تک جا پہونچی ہے یہ صوبہ مسلمانوں کا صوبہ ہے جو اپنی قوت بازو اور شمشیر سے بیس سال کی جنگ کے بعد چین سے لڑ کر آزاد ہوئے ہیں فرانس اپنی ناعاقبت اندیشی سے اس صوبہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور استحقاق جتلاتا ہے۔ اگر فرانس ان ناپاک منصوبوں کی ذلت اور مار کے نیچے نہیں آگیا تو وہ یانان کے قبضہ کے خیال کو چھوڑ دے گا۔ ورنہ وہ دیکھ لے گا کہ یانان کے جنگجو اور جری مسلمان اُس کی سرکوبی کیسی کرکری کرتے ہیں۔

برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

گرمی کی حد ہو چلی ہے سو بجز آگ

(لو) اور خاک دھول کے کچھ نہیں برستا۔ ہر طرف سے خطرناک آندھیوں اور گرد و غبار کی بارشوں کی خبر آتی ہے۔ گرمی کی اس قدر شدت اور امساک بارش بہت سی خطرناک امراض وبائیہ کا نتیجہ انجیش ہے خدا ہی اپنا فضل کرے ہم نے انجمن حمایت الاسلام لاہور کا ایک اشتہار پڑھا جو اس نے نماز استسقا کے لئے شایع کیا ہے اس میں شک نہیں کہ طلب باراں کی نمازیں پڑھنا اور دعائیں مانگنا بجائے خود عمدہ اور ضروری چیزیں ہیں مگر سنن الٰہیہ پر نظر کرتے رہنا اور ان کے مطابق چلنا بھی ضروری ہے خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا عذاب الٰہی اور کسی مامور کی بعثت لازم ملزوم امر ہیں یہ بات تو عام طور پر مان لی گئی ہے کہ طاعون ہیضہ قحط امساک بارش یہ عذاب الٰہی کے نمونے ہیں پھر اے غافل قوم! اٹھ اور بیدار ہو کر اس مامور کی تلاش میں لگ جس کا انکار اور تضحیک بجھ پر یہ برے دن لایا ہے۔ اب اپنی ہٹ چھوڑ کہ اب سرگذشت کا معاملہ ہو چکا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کہ بجز ما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم کے وعدہ کے موافق امن ملے یقیناً سمجھو ساری دعائیں بے اثر اور بے سود ہوں گی اگر خداوند تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوں وہ مامور جس کی تضحیک اور تکفیر میں ناعاقبت اندیش قوم نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا کون ہے؟ وہ وہی ہے جو دنیا میں حضرت اقدس مرزا غلام احمد رئیس قادیان کے نام سے اور ملاء اعلیٰ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود کے نام سے پکارا گیا ہے۔

نئی ایجادیں

اور

دلچسپ باتیں

ہوائی جہاز۔ ایک جرمن جہاز ساز نے ہوا میں چلنے والا جہاز طیار کرنا شروع کیا ہے جسمیں بہت ہلکا مصالح استعمال کیا جاوے گا اس میں انجن بھی لگائے جاویں گے اور یہ ایک سو من یا ۲۸ سو من بوجھ اٹھا سکے گا اسوقت تک ۳۵ ہزار پونڈ اس تجربہ پر صرف ہو چکے ہیں۔

نئی گاڑی۔ نیو یارک امریکہ کے ایک انجینیر نے ایک نئی گاڑی طیار کی ہے جو فی گھنٹہ ستر میل تک سفر کر سکتی ہے اس نے ہماری گورنمنٹ سے جنوبی افریقہ میں اسکی بہم رسانی کا ٹھیکہ لیا ہے اس میں بذریعہ گیس بتیس گھوڑوں کی طاقت پیدا کی جاتی ہے اور اس میں جلد سر ہونے والی توپیں رہتی ہیں۔

ایک فرانسیسی نیچرلسٹ کا خیال ہے کہ اگر دنیا میں کوئی پرندہ نہ رہے تو باوجود تمام زہر دل کے جو دفعیہ حشرات الارض کے واسطے طیار کی جا سکتی ہیں نو سال کے بعد سطح زمین انسانی رہایش کے قابل نہ رہے اس عرصہ میں کیڑے مکوڑے تمام باغیچے اور کھیتوں کو نگل جاویں گے۔

بغیر تار کے برقی پیام بھیجنے کے موجد مسٹر مارکونی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ رود بار انگلستان کے دوسری جانب تار کے بغیر ایک آلہ سے خبریں جا سکتی ہیں جسکے ذریعہ ڈوور سے کیلے تک آسانی یہ سلسلہ جاری ہو سکے گا۔ چنانچہ حکام فرانس نے کئی جگہ ساحل فرانس پر اس غرض کے واسطے نشان قائم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

عرب میں ریلوے۔ مکہ معظمہ کی ریلوے کے واسطے شدومد سے طیاریاں ہو رہی ہیں یہ طے ہو گیا ہے کہ سلسلہ تار برقی جاری ہونے کے بعد مقام حوران سے لے کر مکہ معظمہ تک ریلوے لین جاری کر دی جاوے۔

آوازیں۔ انجن کی سیٹی کی آواز تین ہزار تین سو گز کے فاصلہ سے سنائی دے سکتی ہے بندوق کی باڑھ اور کتے کا بھونکنا اٹھارہ سو گز کے فاصلہ سے ڈھول کی آواز سولہ سو گز کے فاصلہ سے اور انسان کی آواز ایکہزار گز کے فاصلہ سے مینڈک کی آواز نو سو گز سے سنائی دیتی ہے۔

عام معاملات

ہندوستان کیلئے حل طلب مسئلہ

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ”روٹی کا مسئلہ“ کے عنوان سے ایک دلچسپ نوٹ لکھا ہے۔ لاریب جو مسئلہ آجکل ہماری لئے زیادہ دلچسپی اور غور کا موجب ہو سکتا ہے وہ یہ ”روٹی کا مسئلہ“ ہے۔ ہندوستان کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے وبا طاعون ہیضہ امساک باراں۔

رسالہ سراج الحق حصہ دوم

یہ رسالہ قابل دید اور مخالفوں پر حجت قاطع ہے ممکن نہیں کہ مخالف امام الزمان اسکا جواب

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس قدر بدزبانیاں اور گالیاں دی جاتی ہیں کہ غیرت مند مسلمان کا کلیجہ تھرا اٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان ان کو پڑھکر اسلام سے مشکک اور مرتد ہو گئے ہیں ہندوستان چھ کروڑ مسلمان ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی اُن کی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفین کے دندان شکن جواب دے کر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے سے بچائے اور انکا حوصلہ بڑھائے۔ کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایک بات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپے جمع ہو جاتے ہیں جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی مذہب اور سچا مذہب ہے کیا اس کے لئے مسلمانوں کو اتنی بھی غیرت نہیں ہونی چاہئے ضرور ہونی چاہئے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا کہ ہم یہ رسالہ انوار الاسلام ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں اور آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جواب لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو منگائے اور مطالعہ فرمائے حجم اٹھائیس صفحہ ماہوار قیمت نہایت کم معہ محصولڈاک صرف ؏ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے واعظین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالانہ صرف ۱۲؍ غیر مذاہب سے ۸؍ لیا جاتا ہے اس غرض سے کہ غیر مذہب کو روبرو خدا کے یہ موقع نہ ملے کہ ہم نے دنیا میں رسالہ انوار الاسلام نہیں دیکھا۔

المشتہر
منشی کریم بخش مالک و مہتمم رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ۔

نوٹس

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ اطلاع دیتے ہیں کہ اکثر خطوط اُن کے پاس ایسے آتے ہیں کہ بھیجنے والوں کے نام نہیں پڑھے جاتے اور بعض وقت بڑے ضروری خطوط افسوس کے ساتھ چاک کرنے پڑتے ہیں اور بعض اپنا پتہ پورا نہیں لکھتے اس لئے ہر ایک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر ایک صاحب اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ کریں۔

ایڈیٹر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و ایلان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑ وال غبار پھولا بل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے بلغ ۸ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸ر خاص ممیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی حیثیت قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے

راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم ایس سانگی صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی۔

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میںنے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے [illegible] خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھی صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر محمد حسین خاں ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن ونپشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳- میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھیں [illegible] دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴- میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کیلئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات جو کہ قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا